خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 258 | منگل 29 جمادی الثانی۔ 1417ھ 12 نبوت 1375ہش 12 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی عمل جو تقویٰ سے خالی ہے خدا تک نہیں پہنچتا

نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے (ایمان والوں) کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یقین جانو کہ کوئی شخص گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت کامل نہ ہو۔ یہ گناہ اور طرح طرح کے معاصی جو چاروں طرف دنیا میں بھرے پڑے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے صرف خشک ایمان کافی نہیں۔ کیا وہ خوف خدا جیسا کہ چاہئے دنیا میں موجود ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اصل میں انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں ایسا جکڑا ہوا ہے جیسے کوئی چڑیا کا بچہ ایک شیر کے پنجے میں۔ جب تک اس نفس کے پنجے سے نجات نہ پا جاوے تب تک تبدیلی محال ہے اور گناہ سے بچنا مشکل ہے۔ مگر دیکھو اگر ابھی ایک ہیبت ناک زلزلہ آ جاوے اور در و دیوار اور مکان کا چھت لرزنے لگے تو دلوں پر ایک ایسی ہیبت طاری ہو گی اور ایسا خوف دلوں پر چھا جائے گا کہ اس وقت گناہ کا خیال تک بھی دلوں میں نہ رہے گا۔ ایک خطرناک مہلک مرض کے وقت جو حالت انسان کی ہوتی ہے وہ امن اور آرام و آسائش کی زندگی میں ہرگز ممکن نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 589)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ دعائیں کرو اور اپنے اخلاص کو بڑھاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہر کام کرنے کے واسطے یہ لازم ہے کہ اس کے کرنے کا اصل طریق سیکھا جائے۔ کیونکہ اگر ہم صحیح طریقہ پر اس کام کو نہیں کریں گے تو وہ کام بجائے نفع کے ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب نہیں کہ اس کام کو اس اندیشہ سے چھوڑ ہی دیا جائے کہ شائد نقصان پہنچا دے۔ پس جب کہ دعا کے بغیر انسان نجات اور فلاح ہی نہیں حاصل کر سکتا تو کسی شخص کو اس واسطے اور بات سے ڈر کر کہ شائد میرے دعا کرنے کا طریق صحیح نہ ہو دعا کرنا چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ کسی مریض کے علاج کو اس بناء پر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ ممکن ہے اس کا علاج غلط کیا جا رہا ہو اور ایسا ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے کہ بعض دفعہ علاج غلط ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی علاج کو چھوڑا نہیں جاتا۔ پس جس طرح کہ مریض کے علاج کو چھوڑ نہیں دیا جاتا۔ خواہ یہ علم ہو یا نہ ہو کہ یہ علاج صحیح ہے یا غلط۔ اسی طرح دعا کو بھی ڈر کر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کیونکہ جو شخص علاج کرتا ہے اس کے لئے تو امکان ہے کہ اس کا علاج صحیح ہو اور وہ اس علاج سے بچ جائے لیکن جو اس ڈر سے علاج ہی کو چھوڑ دیتا ہے کہ شائد یہ صحیح ہے یا نہیں وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ دعائیں کرو اور اپنے اخلاص کو بڑھاؤ۔ اگر پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دعائیں کرو گے تو ضرور تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سب کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کی جو خدا کی راہ میں سخت سے سخت تکالیف اٹھا رہے ہیں۔

وفا شعاری ایک ایسا جذبہ ہے جس کو سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی بھلا نہیں سکتا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہماری جماعت کو جو خدا کی راہ میں شدید سے شدید مصائب برداشت کر رہی ہے خدا تعالیٰ بغیر مدد کے چھوڑ دے۔ وہ اس کی دعاؤں اور التجاؤں کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لوگوں کو ضرور دعائیں کرنی چاہئیں۔

پس دعائیں ہر شخص کی سنی جاتی ہیں۔ لیکن وہ جو خدا کی راہ میں تکالیف اٹھاتے ہیں۔ ان کی دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی قوم اس وقت ایسی ہے جو خدا کی راہ میں دکھ تکالیف اور مصائب جھیل رہی ہے تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ لوگ دنیا میں دکھ اٹھاتے اور طرح طرح کے مصائب جھیلتے ہیں۔ لیکن کبھی اپنی امنگوں

باقی صفحہ 2 پر

غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ر) حمید احمد کلیم صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری انیس احمد صاحب کے دل کا آپریشن مورخہ 96-11-8 کو لاہور میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ خصوصی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عطاء الرحمان درد صاحب ابن حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ 8۔ نومبر 1996ء نومبر کو فضل عمر ہسپتال میں دن کے ساڑھے بارہ بجے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر 78 سال تھی۔ اگلے روز مورخہ 9۔ نومبر کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترم احمد جان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 7۔ نومبر 1996ء کو بعمر 84 سال وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ 8۔ نومبر کو بیت اقصیٰ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد از جمعہ پڑھایا۔ اور تدفین 11۔ نومبر کو قبرستان عام ربوہ میں ہوئی۔

موصوف مکرم راشد جاوید صاحب مربی سلسلہ کے نانا جان تھے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نمائندہ روزنامہ الفضل

اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے حصول اشتہارات ساہیوال، پتوکی، اوکاڑہ، جھنگ، سرگودھا کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔ عہدیداران و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- نبوت 1375 ھش 12 - نومبر 1996ء

علم - تجربہ اور اخلاص

کوئی کام دنیوی ہو یا دینی اس میں اخلاص کی اہمیت تو ظاہر و باہر ہے۔ جو کام اخلاص سے نہ کیا جائے تو وہ یقیناً بے دلی سے کیا جائے گا اور بے دلی سے کسی کام کا بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ پس جو کام بھی ہم کرتے ہیں اگر اس کا بہتر اور صحیح نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کام کو اخلاص کے ساتھ کرنا چاہئے۔ لگن کے ساتھ کرنا چاہئے اور کامیابی کا عزم لئے ہوئے اس کام کو کرنا ہی ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ کام تو ہم شروع کر دیں اور اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دیں یا اس کی اہمیت کو نہ سمجھیں تو ہمارا وقت بھی ضائع ہو گا اور ہماری بے دلی بھی پہلے سے زیادہ ہو جائے گی اور کام کا نتیجہ بھی نہیں نکلے گا۔ لیکن اس سلسلے میں ایک اور بات یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ صرف اخلاص ہی کام نہیں آتا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اخلاص اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ہم اس کام کو کرنا چاہتے ہیں اور اس کام کا بہتر نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن کام کرنے کے لئے اخلاص سے بھی پہلے اس کام کے متعلق ہمیں پوری طرح علم ہونا چاہئے اور علم کے بعد کچھ تجربہ بھی ہو تو کام آسان بھی ہو جاتا ہے اور نتیجہ خیز بھی۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ جو کام بھی ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق علم حاصل کریں۔ ہمیں یہ معلوم ہو کہ یہ کام ہے کیا اور کس طرح کیا جانا چاہئے۔ اور پھر اس علم کو بروئے کار لاتے ہوئے ہمیں اس کام کا تجربہ حاصل کرنا چاہئے۔ علم کے بغیر بھی کام نہیں ہوتا اور تجربے کے بغیر بھی صحیح نتائج نہیں نکلتے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ کسی ملازمت کے لئے جب اعلان کیا جاتا ہے تو نہ صرف تعلیم کے متعلق پوچھا جاتا ہے بلکہ تجربہ کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ بعض اوقات تو تجربے کو علم سے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اس لئے کہ رسمی طور پر اس کا علم نہ بھی حاصل کیا ہو تو چونکہ وہ کام کر کے دیکھا ہے اور اس کام کے نتائج حاصل کئے ہیں اس لئے تجربے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے' البتہ علم اور تجربہ ہونے کے باوجود اخلاص کی ضرورت پڑتی ہے۔ علم کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ کام کس طرح کیا جاتا ہے' اور تجربہ کا مطلب ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے اس کام کو کس طرح کرنا ہے' ہم ناکامیوں میں سے گذرتے ہوئے کامیاب ہو کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ اور اب ہمیں معلوم ہے کہ اس علم کو کس طرح کام میں لانا ہے۔ لیکن اگر ہم کام ہی نہ کرنا چاہیں' اگر ہم بے دلی سے اس کام میں ہاتھ ڈالیں' تو اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

گویا کہ علم اور تجربہ کے باوجود کام کو سرانجام دینے کے لئے جس بات کی انتہائی ضرورت ہے وہ اخلاص ہے' اور اخلاص کا منبع دل ہے' زبان نہیں۔ زبان چاہے کچھ ہی کہتی رہے' اس سے حقیقی طور پر اخلاص کا پتہ نہیں چلتا۔ دل اخلاص کا منبع ہونے کی وجہ سے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ کام مجھے کرنا ہے اور بہرحال اس کام کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانا ہے۔ جب انسان یہ فیصلہ کر لیتا ہے تو کام کے متعلق علم اور تجربے کو صحیح طور پر وہ بلا وقت ضائع کئے کام میں لاتا ہے۔ اس کا اخلاص اسے اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ یہ کام کرے اور اسے انجام تک پہنچائے۔ جہاں بھی اخلاص کی ڈوری ٹوٹی' وہیں کام میں خرابی پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ یا کام ہو گا ہی نہیں یا کام ٹھیک طرح نہیں ہو گا۔

پس دنیوی کام ہوں یا دینی کام ہوں تین باتیں نہایت اہم ہیں۔ کام کا علم ہونا چاہئے۔ کام کا تجربہ ہونا چاہئے' کام کے لئے اخلاص ہونا چاہئے اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں کہ ہمارے اپنے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں باتوں کے حصول کو ہمارے اختیار میں دے دیا ہے۔ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق ہمیں از خود علم حاصل کرنا چاہئے۔ کوئی سی بات بھی اس علم کے حصول میں روک نہیں بن سکتی پس آپ فیصلہ کر لیں کہ اس کام کے متعلق علم حاصل کرنا ہے اور علم حاصل کرنے کے بعد اسے بار بار روبعمل لائیں۔ ایسا کریں گے تو علم کے ساتھ آپ کو تجربہ بھی حاصل ہو گا اور یہ بھی آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تجربہ کرتے رہیں۔ انگریزی میں بھی کہتے ہیں کہ مشق کرنے سے انسان اپنے اس مطلوبہ کام میں کامل ہو جاتا ہے۔

مشق اور تجربہ دونوں ایک ہی بات ہیں' مشق کرتے رہئے تجربہ ہوتا رہے گا۔ لیکن علم اور تجربہ کے باوجود دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہئے اور اس عزم کی ضرورت ہے کہ ہم نے واقعی یہ کام کرنا ہے۔ اسے ہم اخلاص کا نام دیتے ہیں۔ اور عزم کرنا اور کام کو منطقی نتیجہ تک پہنچانے کا فیصلہ کرنا اس کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے۔ اپنے دل میں اخلاص پیدا کیجئے۔ جو لوگ ان تین باتوں میں سے کسی ایک میں بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوتے یا پوری طرح ان کا خیال نہیں رکھتے وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر خود ہی علم حاصل نہ کیا جائے یا تجربہ حاصل نہ کیا جائے یا اخلاص کا فیصلہ نہ کیا جائے تو کامیابی کیسے ہو سکتی ہے۔

پس یہ تین باتیں ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ ہم نے جو کام بھی کرنا ہے اس کا ہمیں علم ہونا چاہئے' اس کا ہمیں تجربہ کرتے رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمارے دل میں اخلاص ہونا چاہئے۔

البتہ ان سب باتوں کے لئے یا یوں کہئے کہ ان کے حصول کے لئے ہمیں یہ کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ ہمیں اختیار دینے کے باوجود ان کا آخری اختیار خدا تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی سے یہ بات مانگی جائے کہ ہم علم حاصل کر سکیں' اسی سے یہ بات مانگی جائے کہ ہمیں تجربہ حاصل ہو اور اسی سے کہا جائے کہ وہ ہمارے دل میں اخلاص پیدا کرے۔ اگر ہم یہ سب کچھ کریں تو یقیناً ہم اپنے ہر کام میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 1

اور آرزوؤں کے پورا کرنے کی خاطر۔ کبھی اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اور کبھی ان باتوں کے پورا کرنے کے لئے جو وہ دنیا میں کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن ہماری تمام تر کوشش اور ہماری تمام تکالیف اور دکھ اس لئے ہیں کہ تا دنیا کے اندر امن قائم ہو۔ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔ اور اس کا نام بلند ہو۔ ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں بھی ہیں۔ لیکن ہماری جماعت جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اٹھا رہی ہے وہ اور کوئی قوم دنیا میں نہیں اٹھا رہی۔ گو وہ بتقاضائے بشری غلطیاں بھی کر بیٹھتی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی غلطیاں دوسروں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا کام جو وہ خدا کی راہ میں کر رہی ہے۔ بہت بڑا اور عظیم الشان ہے۔ پس جس طرح آپ لوگوں کی دعائیں قبول ہو سکتی ہیں اور کسی کی نہیں ہو سکتیں۔

(از خطبہ 24- اپریل 1925ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھولنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا۔ توبہ کرلوں گا اور خدا سے صلح کرلوں گا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ "جب چاہوں گا توبہ کرلوں گا" کا خیال کبھی ایک عقل مند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے کیا معلوم ہے کہ میں کب مروں گا۔ اگر اچانک موت آجائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔

علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کرلے۔ کیونکہ توبہ اس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کر دیتا اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے۔

توبہ کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اپنے پچھلے گناہوں پر شدید ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ کے لئے پورے طور پر خدا تعالیٰ سے صلح کرلینے اور اپنی اصلاح کا پختہ عہد کرلینے کے ہیں۔ اب یہ حالت یکدم کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ حالت تو ایک لمبی کوشش اور محنت کے نتیجہ میں پیدا ہوگی۔ ہاں شاذونادر کے طور پر یکدم بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر جب بھی ایسا ہو گا کسی عظیم الشان تغیر کی وجہ سے ہو گا جو آتش فشاں مادے کی طرح اس کی ہستی کو ہی بالکل بدل دے اور ایسے تغیرات بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہیں۔ پس توبہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جو انسان کو کوشش اور ہمت پر اکساتا ہے اور یہ دھوکہ کہ توبہ گناہ پر اکساتی ہے محض عربی زبان کی ناواقفیت اور اس خیال کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے کہ توبہ اس امر کا نام ہے کہ انسان کہہ دے کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر۔ حالانکہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ استغفار ہے توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے بلکہ گناہوں کی معافی سچی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے اور اس دروازے کو کھول کر دین حق نے انسانی روح کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچالیا ہے۔ بلکہ اس کے لئے لامتناہی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے کیونکہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی پاکیزگی حاصل کر سکتا اور خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے تو وہ ہمت نہیں ہارتا اور اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اس کی روح ہر قسم کی سفلی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگتی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

روحانی اور جسمانی بیماریاں

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بسا اوقات امراض روحانی وہم سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے وہم سے جسمانی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ایسے ہی وہم سے روحانی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں۔ میرا اپنا ہی تجربہ ہے جب میں طب پڑھنے لگا تو جو بیماری پڑھتا تھا اس کے متعلق خیال ہوتا تھا کہ یہ تو مجھ میں بھی ہے میں یہ خیال کرتا تھا کہ شاید یہ میرا ہی حال ہو گا۔ لیکن ایک ڈاکٹری کے طالب علم نے مجھے بتایا کہ ان کے استاد نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ طلباء کو اس قسم کا وہم ہوا کرتا ہے انہیں اس میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے میں آپ لوگوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو۔ روحانی بیماریوں کا خیال کرکے یہ سمجھنے لگ جاؤ کہ یہ ہم میں بھی ہے اور اس طرح خواہ مخواہ اپنے آپ کو ان بیماریوں میں مبتلا کرلو۔ سنا ہے ایک استاد تھا جو لڑکوں پر بڑا ظلم کرتا تھا۔ ایک دن لڑکوں نے ارادہ کیا کسی طرح چھٹی لینی چاہئے۔ ایک لڑکے نے کہا اگر میرا ساتھ دو تو میں چھٹی لے دیتا ہوں۔ میں جاکر کہوں گا استاد جی آپ کو آج کیا ہوا ہے آپ کا چہرہ زرد معلوم ہوتا ہے پھر تم آنا اور میری تائید کرنا۔ لڑکوں نے یہ تجویز مان لی۔ اس پر اس لڑکے نے جا کر کہا۔ استاد جی خیریت ہے؟ استاد نے کہا۔ کیا بکتا ہے اپنا کام کرو۔ اس نے کہا آپ کا چہرہ زرد معلوم ہوتا ہے۔ اس پر استاد نے اسے گالیاں دیں۔ اور دوسرا ایک اور آگیا۔ اس نے آکر بھی یہی کہا اسے بھی گالیاں دیں۔ مگر پہلے کی نسبت کم آخر لڑکوں نے باری باری آنا اور یہی کہنا شروع کیا۔ چھٹے ساتویں لڑکے تک استاد جی نے اتنا مان لیا کہ ذرا طبیعت خراب ہے۔ تم یونہی پیچھے پڑ گئے ہو۔ جب پندرہ سولہ لڑکوں نے کہا تو استاد جی کہنے لگے کچھ حرارت سی محسوس ہوتی ہے۔ اچھا لیٹ جاتا ہوں۔ یہ خیال کرتے کرتے اس کو بخار ہو گیا۔ اور لڑکوں کو چھٹی دے کر گھر چلا گیا۔ لڑکوں نے گھر جاکر اپنی ماؤں سے کہا کہ استاد جی بیمار ہو گئے ہیں ان کی عیادت کرنی چاہئے جب عورتیں ان کے گھر جانے لگیں اور اظہار ہمدردی کرنے لگیں تو اس نے سمجھا میں تو بہت سخت بیمار ہوں۔ آخر اسی بیماری میں وہ مرگیا۔

یہ تو ایک لطیفہ ہے مگر یورپ میں تحقیقات کی گئی ہے کہ جب سے پیٹنٹ ادویات نکلی ہیں امراض بڑھ گئی ہیں۔ ان دوائیوں کے اشتہار میں مشتہرین اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ ساری مرضیں لکھ کر لکھ دیتے ہیں کہ یہ دوا ان سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ پڑھنے والے کسی نہ کسی مرض میں اپنے آپ کو مبتلا سمجھ کر منگوا لیتے ہیں اور پھر ان کا وہم ترقی کرتا کرتا فی الحقیقت انہیں بیمار بنا دیتا ہے۔ پس وہم میں بھی نہیں پڑنا چاہئے۔

دوسری بات یہ سمجھ لو جو قومی طور پر بھی ضروری ہے کہ اشاعت فاحشہ نہ ہو۔ کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہ مخواہ لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے کہنا شروع کر دیتے ہیں یہاں کے سب لوگ بدمعاش اور دوسروں کا حق مارنے والے ہیں۔ پہلے تو کچھ لوگ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے بھی ہوتے ہیں مگر پھر وہ بھی یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ ہیں تو اپنے گھر ہیں ہمیں ان سے کیا۔ پھر اس سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ایسے لوگ ہیں تو سہی مگر ہم کیا کریں پھر آہستہ آہستہ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ وہ بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ سب لوگ بدمعاملہ اور بدمعاش ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہئے۔ ورنہ خود بھی انسان اس برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی پر الزام لگاتا ہے وہ خود ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس طرح قومیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جو شخص فواحش کی اشاعت کرے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور اس سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ جو برا ہے اس کا نام لو عام بات کیوں کہتے ہو کہ سب لوگ ایسے ہو گئے ہیں جو برا ہے اس کا نام بتاؤ اور جس برائی میں وہ مبتلا ہے وہ بھی بتاؤ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو قوم کے متعلق کہتا ہے کہ بد ہو گئی۔ وہی شخص ان کو بدکار بنا دے گا۔ یعنی لوگوں کو کہنا کہ ہماری قوم بری ہو گئی۔ یہ خیال قوم کو ویسا ہی بنا دے گا تو ہمیشہ ایسے قومی دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے جو فحش کی اشاعت کرتا اور قوم کو برا کہتا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو قوم نڈر ہو جاتی ہے وہ بھی تباہ ہو جاتی ہے اس لئے اصل علاج یہ ہے کہ ایسے ہر امر کو جو کسی کی برائی کے متعلق ہو اسے اولوالامر تک پہنچانا چاہئے تاکہ وہ اس کی تحقیقات کرے اور پھر اگر وہ نقص ٹھیک ہو تو اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔

ایک اچھی بات

صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لئے نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔

ایک کتبہ

الفضل 22۔ جون 1952ء میں ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ بطور سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان نے لکھا:۔

خاکسار کی درخواست پر (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے بعض کتبوں کی عبارت رقم فرما کے ارسال کی تھی۔ چنانچہ سیدہ ام طاہر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا کتبہ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن کے عطیہ سے نصب ہو چکا ہے۔ اب خاکسار کی تحریک پر مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب درویش نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے کتبہ کے اخراجات برداشت کئے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے) جو تیار ہو رہا ہے اور عنقریب نصب ہو سکے گا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا کتبہ باقی ہے امید ہے اس کے نصب کئے جانے کا بھی انتظام ہو جائے گا۔

حضرت صاحب کی رقم فرمودہ عبارات میں سے ایک پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ دو ریکارڈ کی خاطر اب شائع کی جا رہی ہیں۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

تاریخ پیدائش 18۔ جولائی 1881ء

تاریخ وفات 18۔ جولائی 1947ء

میر محمد اسماعیل صاحب (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے سے پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت اماں جان سے 16 سال چھوٹے تھے۔ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتویں بچے تھے۔ حضرت اماں جان کی پیدائش کے بعد پانچ بچے تولد ہوئے جو سب کے سب چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے بعد میر محمد اسماعیل صاحب پیدا ہوئے اور زندہ رہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے جب پنشن لے کر قادیان میں رہائش اختیار کی تو بوجہ اس کے کہ قادیان میں کوئی سکول نہیں تھا انہوں نے ان کو لاہور پڑھنے کے لئے بھجوایا اور ساری تعلیم انہوں نے لاہور میں ہی حاصل کی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان سے بہت محبت تھی۔ اور ان کے تمام کاموں میں آپ دلچسپی لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت میر صاحب کا بھی آپ کے ساتھ عاشقانہ تعلق تھا۔ بھائیوں میں سے حضرت اماں جان کو میر محمد اسماعیل صاحب سے زیادہ محبت تھی۔ نہایت ذہین اور زکی تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب خطبہ (-) دیا تو آپ کے اس ارشاد کو سن کر کہ لوگ اسے یاد کریں انہوں نے چند دنوں میں ہی سارا خطبہ یاد کر کے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سنا دیا تھا۔ باوجود نہایت کامیاب ڈاکٹر ہونے کے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت امام الثالث کے ساتھ آرکیٹکٹس اور انجینئرز کی

ایک یادگار دعوت

سن 1982ء کی پہلی سہ ماہی کی بات ہے ان دنوں حضرت صاحب کی رہائش گاہ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی تعمیر کا کام زوروں پر تھا حضرت صاحب خود تعمیراتی کاموں میں بڑی گہری معلومات اور ذاتی دلچسپی رکھتے تھے۔

حضرت صاحب کی رہائش گاہ کے آرکیٹکٹ ملک رفیق احمد صاحب تھے اور پرائیویٹ سیکرٹری بلڈنگ کے آرکیٹکٹ چوہدری عبدالرشید صاحب تھے اول الذکر بلڈنگ کا ٹھیکہ ولی محمد صاحب کے پاس تھا اور آخر الذکر بلڈنگ کا ٹھیکہ عبدالحمید صاحب اور عبدالقادر صاحب کے پاس تھا حضرت صاحب نے تعمیرات کی نگرانی کے لئے وقف عارضی کی تحریک فرمائی ہوئی تھی۔ بیک وقت عموماً دو انجینئرز پندرہ دنوں سے لے کر ڈیڑھ ماہ تک تعمیرات کی نگرانی کرنے کے لئے آتے تھے دونوں ڈیزائنرز (Designers) یعنی ملک رفیق احمد صاحب اور چوہدری عبدالرشید صاحب گاہے گاہے لاہور سے ربوہ کا چکر لگاتے تھے بعض مسائل کے لئے حضرت صاحب انہیں طلب بھی فرما لیتے تھے جو انجینئرز اپنے نام پیش کرتے تھے ان کے مکمل کوائف یعنی تعلیم عمر اور مخصوص تجربہ ایک دو کاغذوں پر بنا کر حضرت صاحب کو پیش کیا جاتا تھا اور حضرت صاحب کی منظوری کے بعد متعلقہ انجینئر وقف عارضی پر ربوہ آکر کام کی نگرانی کرتا تھا خود حضرت صاحب کو Architecture اور Civil Engineerring کی بہت گہری معلومات تھیں حضرت صاحب عموماً ظہر اور عصر کی عبادات کے لئے آتے جاتے ڈیوٹی پر متعین انجینئرز سے Progress دریافت فرماتے تھے کبھی کبھی تعمیرات کا معائنہ بھی فرماتے تھے اور ہدایات دیتے تھے بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ ظہر کے وقت کوئی Assignment دیا اور عصر کے بعد اس کے بارہ میں دریافت فرما لیا۔ غرضیکہ ڈیوٹی دینے والے خوش قسمت انجینئرز کی حضرت صاحب سے روزانہ چار مرتبہ ملاقات ہو جاتی تھی اور برکت ملنے کے علاوہ علم میں بھی مقدور بھر اضافہ ہوتا تھا۔ جو انجینئرز نام پیش کرتے تھے ان میں سے بعض کے نام نامنظور بھی ہوتے تھے غالباً حضرت صاحب اس انجینئر اور اس کے خاندان کے اخلاص کو بھی مدنظر رکھتے تھے خاکسار کا نام بھی حضرت صاحب نے ازراہ شفقت منظور فرما دیا تھا لیکن ہنوز ڈیوٹی کی تاریخیں ابھی نہیں آئی تھیں حضرت صاحب نے ان تمام انجینئرز اور آرکیٹکٹس کو جو ڈیوٹی دے چکے تھے یا جن کے نام منظور ہو چکے تھے 23 مارچ 1982ء کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی چنانچہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے خطوط لکھے اور اس میں تحریر کیا۔

"(حضرت صاحب) نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کو کوئی دقت نہ ہو اور بآسانی ربوہ تشریف لا سکیں تو 23 مارچ بروز منگل دوپہر کا کھانا (حضرت صاحب) کے ساتھ تناول فرمائیں"

ایسی ہی ایک چٹھی (نمبر45103 محررہ 82-3-14) خاکسار کے کاغذات میں بھی پڑی ہوئی ہے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) 23 مارچ 1982ء بروز منگل ربوہ میں ہمارے لئے عید کا سماں تھا قبل دوپہر حضرت صاحب نے بیت الاظہار کا سنگ بنیاد رکھا وہاں پر حضرت صاحب کی زیارت اور دعا میں شامل ہونے کے لئے سینکڑوں لوگ پہنچ گئے اس عمارت کے آرکیٹکٹ بھی ملک رفیق احمد صاحب تھے ان کو بھی حضرت صاحب نے سنگ بنیاد میں اینٹ رکھنے کا موقع فراہم کیا۔

ظہر کی عبادت کے بعد دو درجن سے زائد انجینئرز اور آرکیٹکٹس حضرت صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے کھانے کے لئے دو بڑے بڑے میز اور ان کے ارد گرد کرسیاں لگی ہوئی تھیں جس میز کے عرض کی طرف پڑی ہوئی کرسی پر حضرت صاحب تشریف فرما ہوئے اس میز کی کرسیوں کی طرف تقریباً سب مہمان لپکے مگر سب کو جگہ کہاں مل سکتی تھی اس لئے نصف مہمانوں کو دوسری میز پر جانا پڑا۔ راقم الحروف کی خوش قسمتی تھی کہ حضرت صاحب کے بالکل ساتھ دائیں ہاتھ کرسی مل گئی حضرت صاحب کے بائیں ہاتھ سردار حفاظت احمد صاحب تھے۔

کھانے سے فارغ ہو کر حضرت صاحب اپنے ڈرائنگ روم میں لے گئے اور تعمیرات کے سلسلہ میں کئی کتب دکھاتے رہے۔ حضرت صاحب کے پاس اچھی خاصی ٹیکنیکل بکس تھیں اور لگتا تھا حضرت صاحب نے سب کا مطالعہ کیا ہوا ہے تقریباً دو گھنٹے حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا۔ پھر دعا ہوئی اور حضرت صاحب مہمانوں کو باہر تک الوداع کہنے تشریف لائے۔ باہر آکر سردار بشیر احمد صاحب نے کہا کہ میں سب کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا "تمہیں کس نے سب کا انچارج بنا دیا ہے!"

عموماً جب کوئی انجینئر ڈیوٹی دے کر واپس جانے لگتا تھا تو حضرت صاحب اس کے ساتھ معانقہ فرماتے اور دعائیں دیتے۔ یہ دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ اس موقع پر جنہوں نے ڈیوٹیاں دیں خدا تعالیٰ نے انہیں ترقیات سے نوازا بلکہ بعض اوقات ابھی نام کی منظوری ہی ہوتی تھی اور اس کو محکمانہ ترقی مل جاتی تھی۔ یہ خدا کی عجیب شان ہے۔ بعض کو اس طرح صلہ ملا کہ وہ پاکستان سے باہر اعلیٰ تعلیم یا سروس کے لئے چلا گیا چنانچہ ملک رفیق احمد صاحب کو پی ایچ ڈی کے لئے وظیفہ مل گیا اور وہ انگلستان چلے گئے اور وہیں سے پی ایچ ڈی کر کے امامت رابعہ میں واپس آئے اور ڈاکٹر ملک رفیق احمد صاحب کہلائے۔ غالباً چوہدری عبدالرشید صاحب بھی اس کے بعد ہی انگلستان منتقل ہوئے اور وہاں انہوں نے مشاورتی فرم بنائی۔ انہیں دنوں یہ عاجز بھی حضرت صاحب کی دعاؤں سے بیرون ملک ٹرانسفر ہو گیا۔ غرضیکہ ہر ایک پر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں ہوئیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت امام الثالث کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور طوعی خدمت کرنے والے زیادہ سے زیادہ مخلصین پیدا کرتا رہے۔

اس موقع پر جب کہ حضرت صاحب کے ساتھ مہمان کھانا کھا رہے تھے ایک دو مہمانوں نے تصاویر بھی کھینچیں لیکن کوشش کے باوجود ایسے احباب سے رابطہ نہ ہو سکا ورنہ وہ تصاویر جشن تشکر پر شائع ہونے والے ٹیکنیکل میگزین میں دینے کا ارادہ تھا لاہور کے ایک صاحب ان دنوں مینار پاکستان پر کام کر رہے تھے انہوں نے ہی زیادہ تصاویر لی تھیں اگر ان کی نظر سے یہ مضمون گزرے یا کوئی اور دوست یہ مضمون پڑھ کر ان سے رابطہ کر سکیں تو وہ تاریخی تصاویر حاصل کرنے کی کوشش فرماویں اور چیئرمین صاحب دفتر I.A.A.A.E انصار اللہ پاکستان ربوہ کے نام بھیجدیں تاکہ آئندہ کسی ٹیکنیکل میگزین میں یہ تصاویر دی جاسکیں۔

یاد رفتگان

بشریٰ راحت دختر حضرت مولانا عبدالرحیم نیر

محترمہ محمودہ نیر صاحبہ

بہت عرصہ ہوا جب میں چھوٹی سی تھی تو صرف اپنی ماں کا پیارا سا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آتا ہے۔ اگر کبھی اداس ہوتی تو کسی پھول کے پاس لے جاتیں اور کہتیں دیکھو بشریٰ اس پھول کو کھلتا ہوا دیکھو گی تو تمہیں اپنے خدا کا عکس نظر آئے گا۔ ہر وقت' ہر دشواری میں ہمیں ہمیشہ یہی کہا جب بھی کوئی تکلیف یا غم ہو تو اپنے رب کے حضور جھک جاؤ۔ اور میں نے ہمیشہ اپنی زندگی کو ایک معجزہ ہی پایا۔ ہمیشہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتیں اور مجھے ایسے محسوس ہوتا جیسے میرے اوپر ایک سائبان ہو۔ کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا سوائے اپنی ماں کے پیار کے۔ ہم بچپن سے انہیں "ماما" کہتے تھے اور ابا کو "ڈیڈی" ابا تو اللہ کو ہمارے بچپن میں ہی پیارے ہو گئے لیکن جیون کاٹا تو اللہ کے سہارے مگر ہمیشہ وہ شفیق پیارا سا چہرہ ہر وقت بے لوث محبت بکھرائے آنکھوں کے سامنے رہتا۔ میں جب ایچیسن گئی تو صرف اتنا کہا "میرے پاس رہتیں تو اچھا تھا" لیکن لاہور میں بھی جب خط لکھتیں تو ہر جگہ ذکر ہوتا۔ "تمہاری ہر چیز تمہاری منتظر ہے۔ جو پودے تم نے بوئے ہیں وہ بھی جب لہلہاتے ہیں تو تمہاری یاد آتی ہے۔ ہمیشہ یہی سکھایا "خود کماؤ اپنا روزینہ اور کسی پر نہ انحصار کرو۔

کوہ مری کے جی ٹریننگ کے لئے بھیجا گو کہ صادق پبلک اسکول میں اکیلی تھیں۔ مری میں میری انگریز ہیڈ مسٹرس مس بالڈک اکثر کہتیں تم بہت ایتھلیٹ قسم کی بہادر لڑکی ہو۔ اونچے سے اونچے پہاڑ پر چڑھ جاتی ہو اور ڈرتی نہیں۔ مجھے تو فوراً اپنی ماں نظر آتی جو کہتیں تھیں جو دل چاہے کرو اللہ پر بھروسہ رکھو اور کسی کو تکلیف نہ دو۔

"امامت سے ہمیشہ تعلق قائم رکھو" تمہارے ابا کی یہی خواہش تھی۔ میں بچپن سے ہی آئمہ کو خط لکھتی تھی۔ اپنی طلاق کے بعد جب لندن سے آئی تو حضرت امام جماعت الرابع سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے یہ الفاظ کہے جو مجھے اب بھی یاد ہیں

"The very brave doughter of a brove father"

حضرت صاحب کی دعاؤں کی وجہ سے Tuition Centre بھی امی ہی کے کہنے پر کھولا۔ پھر حضرت صاحب کا خط آیا Tuition Centre Extend کرو مگر لون Loan نہ لو اللہ انتظام خود کرے گا۔ اب "extention" ہو رہی ہے۔ لیکن وہ ماں اب اپنے پیارے اللہ کے پاس ہے۔ یہی کہا کہ یاد رکھو تمہارا باپ حضرت بانی سلسلہ کا غلام تھا۔ اللہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ مرتے وقت خدا کو یاد کیا۔ ہمیشہ یہی سکھایا۔

راہ عقبیٰ کی ہو جو ناہموار
اس کو سجدوں سے استوار کرو

آج بھی اسی گھر میں ہوں جس میں اپنی ماں کے ساتھ چار سال کاٹے دل میں سکون ہے۔ آنسو اگر ٹپکتے ہیں تو صرف اس لئے میری ماں میری خوشی دیکھ کر اپنی آواز سے دعا نہیں دے سکتیں۔ اب تو یہی عادت بن گئی ہے۔

دل کسی کا نہ بیقرار کرو
غمزدوں بیکسوں سے پیار کرو

طلبہ کے لئے عطایا

○ شعبہ امداد طلبہ مستحق' نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے اس کے اخراجات' عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔ (نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ریاض احمد ملک دوالمیال

میجر جنرل نذیر احمد ملک

میجر جنرل نذیر احمد ملک موضع دوالمیال ضلع چکوال (سابقہ ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول دوالمیال (جو اب مڈل سکول ہے) سے مڈل مشن ہائی سکول ڈلوال سے اور میٹرک مشن ہائی سکول وزیر آباد سے کیا۔

لارڈ برڈووڈ جب دوالمیال کی تاریخی توپ کو سلامی دینے کے لئے دوالمیال تشریف لائے تو اس وقت ملک نذیر احمد صاحب سے لارڈ برڈووڈ نے انٹرویو کیا اور آپ کو فوج میں ڈائریکٹ وائسرائے کمیشن دے دیا گیا اور آپ نے جھانسی اکیڈیمی سے وائسرائے کمشن حاصل کیا۔ آپ کی قابلیتوں کو سراہتے ہوئے۔ آپ کو ملٹری اکیڈیمی سینڈ ہرسٹ۔ یو۔ کے۔ بھیجا گیا وہاں 1928ء میں آپ نے کنگ کمشن حاصل کیا۔

آپ کی تعیناتی سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے گورا رجمنٹ کوہاٹ۔ اور پھر رزمک ہوئی۔ 13FFR میں لیفٹیننٹ کرنل۔ کمانڈنگ آفیسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اور F.F سنٹر ایبٹ آباد میں اپنی صلاحیتوں سے اس سنٹر کی کایا پلٹ دی۔

جب آپ میجر تھے تو 1942ء میں آپ ملٹری اٹیچی چین میں تعینات ہوئے اس وقت چین کے سفیر برائے ہندوستان جن کو ایجنٹ جنرل کہا جاتا تھا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان تھے۔ جزیرہ مالدیپ میں بھی (Adoattol) میں آپ نے ملٹری اٹیچی کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ (تحدیث نعمت) آپ کی فوجی قابلیتوں کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ بریگیڈیر بنے تو اس وقت آپ تمام انڈیا میں گیارہویں بریگیڈیر تھے۔

آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ہمیشہ رابطہ رکھا۔ قادیان اکثر جلسہ سالانہ پر حاضری دیا کرتے تھے۔ آپ کے دل میں احمدیت کی جو شمع روشن تھی وہ آپ کے والد صوبیدار فتح محمد صاحب اور آپ کی والدہ کی احمدیت کے ساتھ والہانہ پیار کی بدولت تھا۔ آپ نے مرکز کے ساتھ ہمیشہ اپنا تعلق باندھے رکھا۔

1947ء میں جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اس وقت آپ بریگیڈیر تھے۔ اور آپ کی تقرری جہلم میں تھی۔ پاکستان بنتے ہی آپ کی ڈیوٹی لاہور (Evacuee) یعنی مہاجرین کو محفوظ جگہ پر پہنچانے پر لگائی گئی اور یہ خدمات آپ نے شب و روز ایک کر کے سرانجام دیں۔ اور تاریخ میں آپ کی ان گراں قدر خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جنوری 1948ء میں آپ کو میجر جنرل بنا دیا گیا اور آپ کی تقرری 9 ڈو DIV پشاور میں بحیثیت ڈو کمانڈر کر دی گئی۔

پاکستان بننے پر سب سے پہلے اس ملک کو تسلیم ایران نے کیا تھا۔ اور شاہ ایران کسی ملک کے پہلے سربراہ تھے جنہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ جب شاہ ایران۔ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کے ہمراہ پشاور پہنچے۔ تو اس وقت ان کا استقبال کرنے والوں میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد عبدالقیوم خان اور ڈو کمانڈر پشاور میجر جنرل نذیر احمد ملک تھے۔

جنرل نذیر احمد ملک کی خدمات جو آپ نے کشمیر کی جنگ میں 1948ء میں اور افواج پاکستان میں سرانجام دیں ان کو سنہری حروف میں لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ کو امپیریل ڈیفنس کورس کے لئے منتخب کیا گیا۔ اور آپ نے اس کو انگلستان سے مکمل کیا۔

میجرل جنرل نذیر احمد ملک نے 1961ء تا 1964ء لاہور کارپوریشن میں چیئرمین (میئر) کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں اور ملکہ الزبتھ جب پاکستان کے دورہ میں ہارس اور کیٹل شو دیکھنے لاہور تشریف لائیں تو اس وقت جنرل صاحب نے بحیثیت چیئرمین لاہور کارپوریشن ملکہ کو شالامار باغ میں شالامار باغ کا ماڈل اور خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

آپ کی پہلی شادی دوالمیال میں اپنے خاندان میں کرم بی صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی دوسری شادی اقبال بیگم صاحبہ دختر چوہدری شمشاد علی صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور (نسبتی ہمشیرہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) سے ہوئی۔

آپ کی کوششوں سے اور ڈاکٹر گل محمد صاحب احمدی (علاقہ بھون ضلع چکوال کے پہلے ڈاکٹر) کی انتھک کوششوں کی بدولت دوالمیال کو 1962ء میں واٹر سپلائی سکیم مل گئی حالانکہ اس وقت تحصیل اور ضلع لیول پر ابھی واٹر سپلائی سکیمیں نہیں ملی تھیں۔

20۔ جنوری 1964ء کو آپ کو دل کا دورہ پڑا اور جان لیوا ثابت ہوا اور آپ اپنے خالق حقیقی کو جا ملے اور آپ کو ربوہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

جنرل نذیر احمد ملک نہایت ہی مدبر۔ قابل اور بہادر جرنیل تھے آپ کی خدمات خواہ فوج ہو یا کہ انتظامیہ خواہ لاہور ہو یا دوالمیال۔ خواہ جنگ ہو یا امن نمایاں تھیں اور جو ہمیشہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا مکیں بنائے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے نوازے آمین۔

محترم جنرل صاحب کی وفات پر الفضل میں جو خبر شائع ہوئی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

میجر جنرل نذیر احمد کا جسد خاکی سپرد خاک کر دیا گیا
جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھایا۔ جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

ربوہ 22۔ جنوری۔ لاہور کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجرل جنرل نذیر احمد جنہوں نے مورخہ 20۔ جنوری 1964ء لاہور میں وفات پائی تھی ان کا جنازہ کل مورخہ 21۔ جنوری کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ جنازہ عصر سے قبل اس وقت ربوہ پہنچا کہ جب اہل ربوہ بیت مبارک میں بیٹھے کلام الٰہی کا درس سن رہے تھے۔ درس محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری دے رہے تھے۔

درس کے بعد عصر ادا کی گئی جس کے بعد احاطہ بیت مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا جس میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد اور اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ جنازہ قبرستان لے جا کر میجر جنرل نذیر احمد کا جسد خاکی سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نوائے وقت مورخہ 22۔ جنوری 64ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "لاہور کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجر جنرل نذیر احمد کی نعش کو تجہیز و تکفین کے لئے ربوہ پہنچانے سے قبل گلبرگ میں ان کی رہائش گاہ پر جنازہ پڑھا گیا جس میں لاہور کارپوریشن کے عملے اور دوسرے معززین شہر کے علاوہ اعلیٰ سول و فوجی حکام نے بھی شرکت کی...... لاہور کارپوریشن نے جنازہ میں شرکت کے لئے عملے کو دس بجے سے بارہ بجے تک چھٹی دیدی تھی۔

21۔ جنوری منگل یہاں لاہور میونسپل کارپوریشن ایمپلائز فیڈریشن کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس مین کارپوریشن کے سابق چیئرمین میجرل جنرل نذیر احمد کی وفات پر گہرے رنج و غم اور موصوف کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مسٹر محمد اسلم باجوہ چیئرمین لاہور میونسپل کارپوریشن نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر موصوف کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 23۔ جنوری 1964ء)

ہماری تاریخ

ماہنامہ تحریک جدید اگست 1981ء کے مطابق ڈاکٹر سعید احمد صاحب جنہوں نے ایک لمبے عرصے تک احمدیہ کلینک کاعور گیمبیا میں خدمات سرانجام دی تھیں واپس پاکستان تشریف لائے۔ گیمبیا سے الوداع کے وقت دی گیمبیا نیوز بلیٹن نے 29۔ مئی 1981ء کو درج ذیل خبر شائع کی۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب گزشتہ ہفتے 13 سال گیمبیا میں خدمت خلق کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے یہ سارا وقت نارتھ بینک ڈویژن کے لوگوں کی خدمت میں گزارا۔ آپ نے گیمبیا کی جماعت کو ایک عشائیہ کے موقعہ پر الوداع کہا۔ یہ عشائیہ بنجول میں امیر داؤد احمد حنیف کی رہائش گاہ پر دیا گیا تھا۔ اپنی تقریر میں امیر صاحب نے ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ آپ نے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانی پیش کرتے ہوئے یہاں کے لوگوں کی خدمات سر انجام دی ہیں۔ آپ نے حاضرین سے کہا کہ آئیے ہم مل کر ڈاکٹر سعید احمد کے لئے دعا کریں اور اس کے بعد بھی ہمیشہ ان کے لئے دعا کرتے رہیں۔

دیگر جن لوگوں نے ڈاکٹر سعید احمد صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان میں سیکرٹری جنرل گیمبیا جماعت قوامی جوارا تھے اور اسی طرح صدر ٹی۔ بی۔ فون۔ انہوں نے نہ صرف خراج تحسین پیش کیا بلکہ ڈاکٹر سعید صاحب کی جگہ آنے والے ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کو خوش آمدید بھی کہا۔ مسٹر فون نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر اشرف ڈاکٹر سعید احمد کی خوبیوں کو مزید اجاگر کرتے رہیں گے۔

اپنے بھائیوں اور اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر سعید احمد جنہوں نے ایک لمبا عرصہ گیمبیا میں خدمت کی ہے۔ کہا کہ یہاں نہایت پر عمل اور محنت کا اجر دینے والی زندگی گزار کر وہ واپس جا رہے ہیں۔ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ خدا کی خاطر تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس لئے واپس جا رہے ہیں کہ انہیں کسی اور جگہ خدمت سرانجام دینے کے لئے بلایا گیا ہے۔ سیکرٹری جنرل قوامی جوارا نے ڈاکٹر سعید احمد صاحب کو کلائی کی ایک گھڑی تحفے کے طور پر پیش کی۔ اس تقریب میں گیمبیا بھر کے احمدیوں اور دیگر دوستوں نے شرکت کی۔

ایک تاریخی واقعہ

آج سے پچاس سال پہلے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ احمدیہ مشن انگلستان کے مربی انچارج تھے۔ 27۔ اکتوبر 1947ء کو امریکہ کے ہفتہ وار رسالہ ٹائم میں رسول کریم ﷺ کی تصویر چھپی اور اس کے ساتھ تلوار سے لوگوں کو مذہب تبدیل کرنے کا ذکر کیا گیا۔ چنانچہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے 17۔ نومبر 1947ء کو دی ٹائم میگزین کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے ان سے اس بات کی استدعا کی کہ وہ اپنے قارئین کو یہ بتائیں کہ یہ تصویر چھاپ کر اسلامی دنیا کے دل مجروح کئے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید لکھا کہ رسول کریم ﷺ کی تصویر کا پینٹ کرنا مسلمانوں کے عقائد کے مطابق جائز نہیں ہے اور اس بات سے انہیں دلی رنج پہنچتا ہے اور وہ اس امر کو انتہائی ناپسندیدہ سمجھتے ہیں آپ کے پرچے نے نہ صرف تصویر شائع کی ہے بلکہ مسلمانوں کی بنیادی تاریخ سے بھی ناروا سلوک کیا ہے اور تصویر کے نیچے جو بات لکھی گئی ہے وہ انتہائی شر انگیز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی شخص پر تلوار نہیں چلائی اس کے بالمقابل آپؐ نے امن اور آشتی کا پیغام دیا۔ نہ کہ جنگ کا۔

یہ خط ٹائم میگزین میں آج سے تقریباً پچاس سال پہلے شائع ہوا تھا۔ اب ٹائم نے ایشیا کے گزشتہ پچاس سالوں کے متعلق حالات و واقعات شائع کرتے ہوئے اس خط کو دوبارہ شائع کیا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30854

I Muhammad Bashara Ishaq Alatishe s/o Late Bro Ishaq Alatishe

پیشہ سابق مربی سلسلہ عمر 78 سال بیعت 1933ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 93-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/N 1000 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muhammad Bashara Ishaq گواہ شد نمبر1 Y-D عبدالسلام نائیجریا گواہ شد نمبر2 Muhammad Murtazha لیگوس نائیجریا۔

مسل نمبر30855

I Abdul Ghaniyy Adebowale Ogumyemi Osifowokan s/o Late Mr. Yusuf Daramola Adefuye Osifowokan

پیشہ پنشنر عمر 67 سال بیعت 1983ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

A House at Tmalefalafia Tbodan on a two -plot piece of land value N 500000

اس وقت مجھے مبلغ۔/N 140 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Abdul Ghaniyy Adebowale Ogumyemi osifowokan

نائیجریا گواہ شد نمبر1 ایم کے ادریس نائیجریا گواہ شد نمبر2 اے۔ جی احمد نائیجریا۔

مسل نمبر30853

میں راحت احمد زوجہ ڈاکٹر امتیاز احمد پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U. S. A بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک کنال پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/2500$ - 2۔ زیورات مالیتی۔/4000 $ - 3۔ حق مہر۔/4000 $۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راحت احمد ساکن U. S. A گواہ شد نمبر1 بشیر احمد U. S. A گواہ شد نمبر2 منیر احمد U .S .A۔

مسل نمبر30854

! Muhammad Bashara Ishaq Alatishe s/o Late Bro Ishaq Alatishe

پیشہ سابق مربی سلسلہ عمر 78 سال بیعت 1933ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 93-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/N 1000 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muhammad Bashara Ishaq گواہ شد نمبر1 Y-D عبدالسلام نائیجریا گواہ شد نمبر2 Muhammad Murtazha لیگوس نائیجریا۔

مسل نمبر30855

I Ghaniyy Adebowale Ogumyemi Osifowokan s/o Late Mr. Yusuf Daramola Adefuye Osifowokan

پیشہ پنشنر عمر 67 سال بیعت 1983ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

A House at Tmalefalafia Tbodan on a two -plot piece of land value N 500000

اس وقت مجھے مبلغ۔/N 140 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Abdul Ghaniyy adebowale Ogumyemi osifowokan

نائیجریا گواہ شد نمبر1 ایم کے ادریس نائیجریا گواہ شد نمبر2 اے۔ جی احمد نائیجریا۔

مسل نمبر30856

I Mrs. Sherifat A. Junaid w/o Zakariyya A.Junaid

پیشہ تجارت' خانہ داری اور سلائی عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1)Grinding مشین مالیتی 20.000 ₦ (2) سلائی مشین مالیتی 4.000 ₦ (3) دوسری سلائی مشین مالیتی 5.000 ₦ اس وقت مجھے مبلغ 1000 ₦ ماہوار بصورت تجارت سلائی مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Sherifat A.Junaid نائیجریا گواہ شد نمبر1 عبداللطیف Adeola نائیجریا گواہ شد نمبر2 توحید Ola Shoboyode نائیجریا۔

مسل نمبر30857

میں عبدالباسط انور ولد Syamsu Anwar پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-4-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 1055 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 31.650.000 روپے اس وقت مجھے مبلغ پچیس لاکھ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالباسط انور انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 H.Chalid Azies Bea انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 H.Mazni Abdullah انڈونیشیا۔

مسل نمبر30858

IMrs Amtul Maten Surlina

زوجہ عبدالباسط انور پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-4-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 135 مربع میٹر مالیتی 70.000.000 روپے (2) مکان برقبہ 220 مربع میٹر مالیتی 11.000.000 روپے (3) زیورات طلائی مالیتی پانچ ملین روپے اور حق مہر پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Amtul Maten انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 عبدالباسط انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 H.Chalid Azies Bear انڈونیشیا۔

مسل نمبر30859

I Sutaryo son of Kasmorejo

پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان واقع انڈونیشیا برقبہ 137 مربع میٹر مالیتی 35.000.000 روپے (2) مکان واقع انڈونیشیا برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی 40.000.000 روپے (3) موٹر سائیکل مالیتی دو ملین روپے اس وقت مجھے مبلغ 875.000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Sutaryo انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 D.Mudatsir Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Abdul Gani انڈونیشیا۔

مسل نمبر30860

I Kusmaajat s/o Dulgani

پیشہ فارمر عمر 76 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع انڈونیشیا مالیتی آٹھ ملین روپے اس وقت مجھے مبلغ تیس ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Kusmaajat انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Syoekrono انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Ulin sanusi انڈونیشیا۔

مسل نمبر30861

I Mrs Titi Karsite widow of Sugaka Hasan

پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت 1977ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان واقع انڈونیشیا مالیتی 12.000.000 روپے (2) 1/3 حصہ مکان واقع انڈونیشیا مالیتی 2.500.000 روپے (3) زمین برقبہ 420 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 100.000 روپے اور حق مہر پانچ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی ایک کروڑ اکاون لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Titi Karsiti انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Komar Sutisna Miharja انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Anwar Suryanata انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30862

I Mrs Ibah w/o Uloh

پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1952ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) دھان کا کھیت برقبہ 1120 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 8.000.000 روپے (2) مکان برقبہ 98 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 5.000.000 روپے (3) طلائی زیورات وزنی 25 گرامز ساڑھے پانچ لاکھ روپے صرف اور حق مہر ایک لاکھ روپے کل جائیداد 13 ملین 650 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 30.000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Ibah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs E.Mahmud Ahmad جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Engkos koswara جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30863

I Mrs Iroh widow of Ili Halili

پیشہ تجارت عمر 72 سال بیعت 1948ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) دھان کا کھیت برقبہ 351 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 2.000.000 روپے (2) زمین برقبہ 966 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 3.450.000 روپے (3) حق مہر ایک لاکھ روپے کل جائیداد 5.550.000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 15.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 15.000 روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Iroh انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs Mahmud Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Engkos Koswara انڈونیشیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل-12-نومبر1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 (صبح) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ دارالنصر بمقابلہ صدر۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-11 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔ مولانا نسیم سیفی سے ایک گفتگو۔ حصہ اول۔
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت الرابع بیت الفضل سے 89-6-9۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-12۔
8-00 طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ از ڈاکٹر سلطان اے مبشر و نصیرا ے خان۔
9-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہلال پور ضلع سرگودھا آج سے تین ماہ قبل گرنے کی وجہ سے شدید بیمار ہوئیں فضل عمر ہسپتال میں علاج کروانے پر ریڑھ کی ہڈی تو خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوگئی ہے مگر اب سر کی پچھلی جانب بیٹھے بیٹھے اچانک بڑی ناقابل برداشت درد ہوتی ہے اور ساتھ ہی دائیں ٹانگ میں بھی ابھی درد باقی ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منظور احمد شاد صاحب نائب ناظم تحریک جدید لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے بائیں بازو کی ہڈیاں ایک حادثہ میں ٹوٹ گئیں ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی ہمشیرہ عائشہ بی بی صاحبہ بعارضہ بخار فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم محمد احمد اشرف صاحب معلم وقف جدید ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ الیاس صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس صاحب ساکن چک نمبر ج-ب/296 جھاپور تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت راجیکی ربوہ میں مورخہ 2- نومبر 96ء کو پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم چوہدری خالد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب)

مکرم چوہدری خالد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ساکن مکان نمبر2 سردار سٹریٹ گڑھی شاہو لاہور نے درخواست دی ہے کہ میں اپنے والدین کی واحد اولاد ہوں۔ میرے والدین بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب نے دوسری شادی بھی نہیں کی تھی۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 23/19 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 3

بہت بڑی کمائی کے قابل ہونے کے زیادہ تر پریکٹس سے بچتے تھے۔ اور غرباء کی خدمت کی طرف اپنی توجہ رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے ملازمت کے بعد کئی اچھے مواقع آپ نے کھوئے کیونکہ گو ان میں آمدن زیادہ تھی۔ اور رتبہ بڑا تھا۔ مگر خدمت خلق کا موقعہ کم تھا۔ میری بیوی مریم صدیقہ ان کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ جو توام پیدا ہوئیں۔ پنشن کے بعد قادیان آ گئے لیکن بوجہ صحت کی خرابی کے کوئی باقاعدہ عہدہ سلسلہ کا نہیں لے سکے۔ بلکہ جب طبیعت اچھی ہوتی تھی الفضل میں مضامین لکھ دیا کرتے تھے۔ بہرحال میر محمد اسماعیل صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے اور آپ کے منظور نظر تھے۔ آپ کی وفات کے بعد تمام ابتلاؤں میں سے محفوظ گزرتے ہوئے سلسلہ کی بہت سی خدمات بجالانے کا آپ کو موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی مدارج کو بلند فرمائے۔

اس کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے کتبہ کی عبارت درج ہے وہ خدا نے چاہا تو پھر کسی وقت پیش کی جائے گی۔

بقیہ صفحہ 5

یہ خط ان کے اکتوبر تا دسمبر 1996ء کے شمارے میں شائع کیا گیا ہے۔ ہم ٹائم میگزین کی انتظامیہ اور اس کے ایڈیٹوریل سٹاف کے ممنون ہیں کہ انہوں نے دنیا کی سب سے عظیم شخصیت کے متعلق جس غلطی کے ازالے کے لئے انہیں خط لکھا گیا تھا اس کے ازالے کے لئے اس خط کو دوبارہ شائع کرکے ایک رنگ میں اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ آئندہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کی طرح چاروں صوبوں میں بھی نگران حکومتیں قائم ہوں گی۔ اور انتخابات 3 فروری کو ہی ہوں گے۔ یہ بات وزیر دفاع نے بتائی۔ وزیر دفاع نے کہا کہ غیر جانبدارانہ اور شفاف انتخابات کا یہی تقاضا ہے انہوں نے بتایا کہ احتساب آرڈیننس ایک ہفتہ میں نافذ ہو جائے گا۔ یہ آرڈیننس ان صدارتی تجاویز کی روشنی میں تیار ہو رہا ہے جو صدر نے بے نظیر بھٹو کے وقت میں پارلیمنٹ کو بھیجی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ بلیک منی 'اور بیرون ملک بھجوائی گئی رقوم کی واپسی کے لئے غیر ملکی ایجنسیوں کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ جائیدادیں ضبط اور عمر قید تک کی سزا دی جائے گی۔ اور ایسے لوگوں کے لئے الیکشن لڑنے پر پابندی ہو گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بلا تفریق سب کا احتساب ہو گا۔ وفاقی محتسب کا طریق انتخاب بدل دیا گیا ہے۔ اگلی حکومت احتساب آرڈیننس کو قانون بنائے بغیر نہ رہ سکے گی۔ سب کا احتساب کرنے کے لئے دو سال درکار ہوں گے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر لغاری نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ کوئی نگران الیکشن نہیں لڑے گا۔ انہوں نے صدر سے ملاقات کے بعد بتایا کہ صدر نے مجھے نگران حکومت میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ لیکن انہوں نے معذرت کر لی ہے انہوں نے کہا کہ بعض وزراء آئین کی شق 62 اور 63 پر پورا نہیں اترتے۔ ایک وزیر نے میرے سامنے شراب پی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بے نظیر اور نواز شریف کو نااہل قرار دینے کے لئے غلام اسحاق خان اور صدر لغاری کی چارج شیٹ ہی کافی ہے۔ سپیکر کا بیان آئین سے روگردانی ہے ہم ان کے خلاف عدالت میں جائیں گے اور اسی طرح اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو نگران حکومت کے خلاف بھی عدالت میں جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر کا مورال بہت بلند ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے شوہر آصف زرداری کی نظر بندی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے گزشتہ روز سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے اور ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی میاں منظور احمد موہل کے خلاف دو علیحدہ علیحدہ عدم اعتماد کی تحریک جمع کرادی ہیں۔

○ سابق ایس ایس پی ساؤتھ کراچی واجد درانی کو مرتضیٰ قتل کیس کی ایف آئی آر درج ہونے کے بعد باضابطہ طور پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق چار ایس ایچ او حضرات کی گرفتاری کے لئے بھی چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نگران حکومت کی ترجیحات دعوے اور اقدامات ظاہر کرتے ہیں کہ وہ نوے دنوں میں جانے والے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو انتخاب نہیں جیت سکتے انہوں نے 90 دنوں کو بڑھانے کی بات شروع کر دی ہے اور نگران حکومت سے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

○ وٹو کے خلاف عدم اعتماد کے سلسلے میں پی۔ڈی۔ایف کے 93 ارکان نے تحریک کے حق میں رائے دے دی۔ سپیکر حنیف رامے نے وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر ووٹنگ کے لئے 16 نومبر کو صبح گیارہ بجے اجلاس طلب کر لیا ہے۔ سپیکر نے قرارداد کے بارے میں رائے لی تو پی۔ڈی۔ایف کے 93۔ ارکان اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے۔

○ مشیر خزانہ شاہد جاوید برکی نے نگران حکومت کے اقتصادی ایجنڈے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بینکنگ کونسل توڑ دی جائے گی۔ سٹیٹ بینک کی ریگولیٹری اتھارٹی کو موثر کیا جائے گا۔ یو۔بی۔ایل اور حبیب بینک کی خود مختاری شروع ہو گی۔ قرضوں کی وصولی کے لئے ریزولیوشن ٹرسٹ کارپوریشن قائم ہو گی۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کے قرضے واپس لینے کے لئے قانونی سٹرکچر موثر بنایا جائے گا۔ انہوں نے متعدد شعبوں میں اصلاح احوال کے لئے متعدد ٹاسک فورس تشکیل کرنے کا اعلان کیا جو نومبر کے آخر تک اپنی رپورٹیں پیش کریں گی۔ انہوں نے مالی اصلاحات کرنے۔ سرکاری اخراجات کم کرنے۔ تجارت اور محصولات کے شعبے میں اصلاحات کرنے اور نجی شعبے میں پنشن انشورنس سکیم شروع کرنے کا بھی اعلان کیا۔

○ عالمی بینک کے صدر وولفن سن نے پاکستان کے اقتصادی مسائل کے حل کے لئے اپنے نائب اور پاکستان کے لئے اقتصادی مشیر جاوید برکی کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اور کہا ہے کہ برکی کو صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری کی پیش کش قبول کر کے پاکستان میں خدمات سرانجام دینی چاہئیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ انہوں نے ملاقات میں کہا کہ 3 فروری کا الیکشن کروانے کا اعلان کسی قیمت پر تبدیل نہیں ہو گا۔ نئے الیکشن کمشنر کا تقرر ناگزیر ضرورت ہے اور اس بارے میں جلد ہی فیصلہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں سب جماعتوں کے رہنماؤں سے ملوں گا۔ اور اس سلسلے میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے بھی بات کروں گا۔ اس موقع پر میاں نواز شریف نے کہا کہ مجھے ملک معراج خالد کے کہنے پر پورا یقین ہے کہ انتخابات 3 فروری کو ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ نگران کابینہ میں مزید مسلم لیگ کے وزراء کے نام نہیں دیئے جائیں گے۔ نگران وزیر اعظم نے اس موقعہ پر کہا کہ پنجاب کے نگران سیٹ اپ میں عوام کی اکثریتی رائے کا خیال رکھا جائے گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں اسمبلی ٹوٹنے کے خلاف عدالت میں ضرور جاؤں گا۔ اور قومی اسمبلی کے کسٹوڈین کی حیثیت سے میری یہ ڈیوٹی بنتی ہے اور میرا فرض ہے کہ میں اسے بچانے کی کوشش کروں۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو ہم پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ پر پورا اعتماد ہے اور انصاف کی توقع ہے اسی لئے عدالت میں جا رہے ہیں۔

○ بیرسٹر شہزاد جہانگیر کو اٹارنی جنرل آف پاکستان مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہو گا۔

سیل • سیل • سیل

چیتا • ڈان کارلوس • نارتھ سٹار • کینوس شوز • زنانہ • مردانہ • کالج اور سکول شوز نیز باٹا • سروس کی تمام ورائٹی پر محدود مدت کیلئے 10% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ آپ کا جانا پہچانا

نیو کامران شوز
گولبازار ۔ ربوہ

سے جدید اور روایتی زیورات
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 213100

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں

ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون : دوکان : 434
گھر : 211244

امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید
مشہور دواخانہ

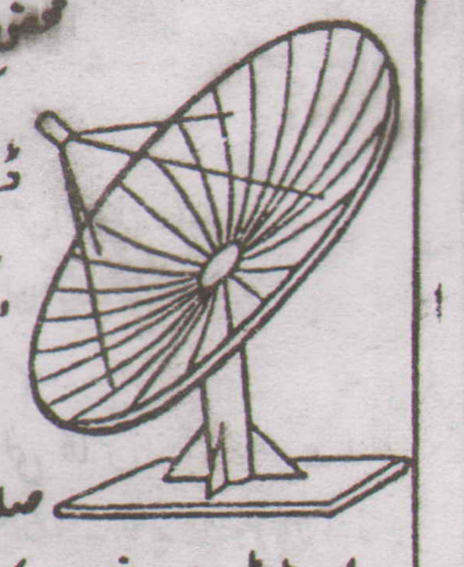

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے ایک جدید سیٹلائٹ سسٹم متعارف کروایا ہے۔ جو نہایت کامیاب ہے۔ اس سسٹم میں ڈش کا سائز چھوٹا ہونے کے باوجود احمدیہ ٹیلی وژن کا رزلٹ نہایت شاندار ہے۔ مضبوط اور معیاری "ڈش اینٹنا" گارنٹی کے ساتھ
• ہر طرح کے موسمی حالات کو برداشت کرنے کی صلاحیت • بھاری مضبوط میٹریل اور ہر سمت میں گھومنے والا سٹینڈ • سپیشل تیار کردہ باریک سوراخ والی بھاری ایلومینیم جالی • آزمودہ مشہور زمانہ ونر سیٹ ریسیور ریموٹ کنٹرول • ڈبل LNB' والیم کنٹرول' کلر کنٹراسٹ اور لو تھرشش ہولڈ LOW - THRESH HOLD - امپورٹڈ • اصل LNB اصل گارڈنر کمپنی USA (امریکہ) • TEC کمپنی کی اصل جاپانی وائر • ہر آئٹم جینوئن اور نمبر 1 قیمت سب سے کم • ڈش اینٹنا کا معیار اور رزلٹ بہترین نہ ہو تو پوری قیمت واپس یعنی MONEY BACK GUARANTEE • ہماری تحقیق اور معیار کی قدر کی جاتی ہے • ایک بار خریدیں اصل خریدیں • یاد رہے کہ ہم صرف احمدیہ ٹیلی وژن کیلئے کام کرتے ہیں احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی گلوبل بیم نشریات آپ تک صاف اور واضح پہنچانے میں ہمارا تعاون آپ کے کیلئے یقیناً سودمند ہو گا۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت

ڈش ماسٹر
(بشارت احمد خان) اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274 - 04524
213123

پتہ